Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۲۶

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

یوم ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۶ رمضان المبارک سنہ ۱۳۹۵ھ ۱۳ تبوک ۱۳۵۴ہش ۱۳ ستمبر ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۰۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۳ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال بغرض طبی معائنہ و علاج لندن میں قیام فرما ہیں حضور کی طبیعت گزشتہ دنوں صبح کے وقت ضعف اور دھڑکن کی وجہ سے قدرے ناساز رہی ہے۔

احبابِ جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے، عمر میں غیر معمولی برکت بخشے اور حضور بخیریت واپس تشریف لائیں۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تاحال لاہور میں قیام فرما ہیں آپکو کچھ عرصہ سے دائیں ٹانگ میں شدید درد کی تکلیف ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین۔

ربوہ ۱۲ تبوک۔ آج مسجد اقصیٰ میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی ہدایت پر نماز جمعہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے خطبۂ جمعہ میں قرآن مجید کی آیت

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ٥

(البقرہ: ۱۸۷)

کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بشارت دی ہے کہ اگر ہم روزے ان کی تمام شرائط کے ساتھ رکھیں قبولیتِ دعا پر کامل یقین رکھتے ہوئے دوسروں کے مفاد کی خاطر ایثار سے کام لیں تو ہم اللہ تعالیٰ کو اپنے بہت ہی قریب پائیں گے وہ ہماری دعاؤں کو قبولیت کا شرف عطا کرے گا۔ آپ نے روزوں کی فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ روزے کی جزا یہ ہے کہ خود اللہ تعالیٰ ہمیں مل جاتا ہے اور ایک مومن کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی انعام نہیں ہو سکتا کہ اسے اس کا محبوب مولیٰ مل جائے۔ سو ہمیں رمضان میں اللہ تعالیٰ کو حاصل کرنے کے لئے حقیقی تڑپ پیدا کرنی چاہیئے اور اس کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے اور دعاؤں پر خاص زور دینا چاہیئے تاکہ ہم صحیح معنوں میں برکاتِ رمضان سے مستفیض ہو کر اللہ تعالیٰ کو حاصل کر سکیں۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی صحتِ کاملہ اور وطنِ عزیز کے استحکام اور خوشحالی کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز وہ شے ہے کہ جس سے پانچ دن میں روحانیت حاصل ہو جاتی ہے

لیکن ضروری ہے کہ انسان صدق و صفا کے ساتھ خدا تعالیٰ کا عبد بنے

"ابدال، قطب اور غوث وغیرہ جس قدر مراتب ہیں یہ کوئی نماز اور روزوں سے ہاتھ نہیں آتے اگر ان سے یہ مل جاتے تو پھر یہ عبادات تو سب انسان بجا لاتے ہیں سب کے سب کیوں نہ ابدال اور قطب بن گئے جب تک انسان صدق و صفا کے ساتھ خدا تعالیٰ کا بندہ نہ ہو گا تب تک کوئی درجہ ملنا مشکل ہے جب ابراہیمؑ کی نسبت خدا تعالیٰ نے شہادت دی وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى کہ ابراہیمؑ وہ شخص ہے جس نے اپنی بات کو پورا کیا تو اس طرح سے اپنے دل کو غیر سے پاک کرنا اور محبتِ الٰہی سے بھرنا خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق چلنا اور جیسے ظل اصل کا تابع ہوتا ہے ویسے ہی تابع ہونا کہ اس کی اور خدا کی مرضی ایک ہو کوئی فرق نہ ہو یہ سب باتیں دعا سے حاصل ہوتی ہیں۔ نماز اصل میں دعا کے لئے ہے کہ ہر ایک مقام پر دعا کرے لیکن جو شخص سویا ہوا نماز ادا کرتا ہے کہ اسے اس کی خبر ہی نہیں ہوتی تو وہ اصل میں نماز نہیں۔ جیسے دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ پچاس پچاس سال نماز پڑھتے ہیں لیکن ان کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا حالانکہ نماز وہ شے ہے کہ جس سے پانچ دن میں روحانیت حاصل ہو جاتی ہے۔ بعض نمازیوں پر خدا تعالیٰ نے لعنت بھیجی ہے جیسے فرماتا ہے فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ۔ ویل کے معنی لعنت کے بھی ہوتے ہیں۔ پس چاہیئے کہ ادائیگی نماز میں انسان سست نہ ہو اور نہ غافل ہو۔ ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اسے چاہیئے کہ ایک موت اختیار کرے۔ نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالیٰ کو سب شے پر مقدم رکھے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۷۷)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

خطبہ جمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہِ رمضان پانچ بنیادی عبادات کا مجموعہ ہے

یعنی

روزہ[1]، نماز اور نوافل[2]، تلاوتِ قرآنِ کریم[3]، سخاوت[4] اور آفاتِ نفس[5] سے پرہیز

اِن بنیادی عبادات کی اصل غرض یہ ہے کہ انسان گناہوں سے بچے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنّتوں کو حاصل کرے

اِس مہینہ میں دُعا پر بھی بہت زور دینا چاہیئے کیونکہ خدا تعالیٰ کی مدد کے بغیر انسان کو اسکی کوشش کا ثمرہ نہیں مل سکتا

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۷۔ نبوّت ۱۳۴۸ ہش (۷۔ نومبر ۱۹۶۹ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

رمضان کا مہینہ پانچ بنیادی عبادتوں کا مجموعہ ہے۔ پہلے تو روزہ ہے دوسرے نماز کی پابندی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ پھر قیام اللیل یعنی رات کے نوافل پڑھے جاتے ہیں۔ تیسرے قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت ہے۔ چوتھے سخاوت اور پانچویں آفاتِ نفس سے بچنا ہے۔ اِن

پانچ بنیادی عبادات کا مجموعہ

عبادات ماہِ رمضان کہلاتی ہیں۔

جہاں تک روزہ کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ حکم دیا اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ (بخاری کتاب الصّوم باب ھل یقول انّی صائم اذا شتم) یعنی روزہ گناہوں سے بچاتا اور عذابِ الٰہی سے محفوظ رکھتا ہے۔ انسان کی رُوحانی سیر کی ابتداء گناہوں سے بچنے سے شروع ہوتی ہے اور اس سیرِ رُوحانی کی انتہاء اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچتے ہوئے اسکی رضا کی جنّتوں میں داخل ہونے پر ختم ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چونکہ روزہ کا اور رمضان کے مہینے کی عبادتوں کا قیام اس غرض سے ہے کہ انسان ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرے جس کے نتیجہ میں وہ اللہ تعالیٰ کے غضب سے بھی محفوظ رہے اور اس کی رضا کی جنّتوں میں بھی داخل ہو جائے اس لئے ہم تمہیں اِس طرف توجہ دلاتے ہیں۔

"فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ"

(بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انّی صائم اذا شتم)

یعنی نہ زبان سے کوئی گناہ کرے اور نہ ہاتھ سے کوئی گناہ کرے۔

حقوق العباد

کا تعلق دو ہی چیزوں سے ہے اور دو ہی گناہوں سے حقوق تلف کئے جاتے ہیں۔ کبھی زبان سے حق تلفی کی جاتی ہے کبھی عمل سے حق تلفی کی جاتی ہے۔ اور یہاں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ یہ مہینہ خاص تربیت کا ہے جو بقیہ گیارہ ماہ بھی تمہارے کام آئے گا اس ماہ میں یہ عادت پختہ کرلو کہ نہ اپنی زبان سے تم نے کسی کو دکھ پہنچانا ہے اور نہ اپنے عمل سے کسی کی حق تلفی کرنی ہے۔

پس روزہ جو ہے یا صیام کا نظام جو ہے جسے قرآن کریم نے ماہِ رمضان کہا ہے پانچوں عبادتوں پر مشتمل ہے۔ اس کی غرض یہ ہے کہ انسان گناہوں سے محفوظ رہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنّتوں کو حاصل کرے اور اس کا طریق یہ ہے کہ زبان سے بھی کسی کی حق تلفی نہ ہو اور ہاتھ سے بھی کسی کی حق تلفی نہ ہو۔ جس کا اللہ تعالیٰ نے حق قائم کیا ہے اس حق کو قائم کیا جائے اور ادا کیا جائے۔ اس میں حقِ نفس بھی آجاتا ہے۔ اور جو شخص اس حکمت کو سمجھتا اور اپنی زندگی کو اس کے مطابق ڈھالتا اور رمضان کے مہینے میں سختی سے اس پر کاربند رہتا ہے اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رمضان میں اس پر

جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں[1]

اور دوسری جگہ فرمایا کہ اس پر آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں[2]۔

---

[1] بخاری کتاب الصوم باب ھل یقال رمضان او شھر رمضان۔ [2] ایضاً

جس کا مفہوم یہی ہے کہ آسمان کے دروازے کُھلتے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ آسمان کے دروازے کُھلتے اور اعمالِ صالحہ بجالانے کی توفیق ملتی ہے اور انسان حُسنِ قبول کی جزاء حاصل کرتا ہے۔ انسانی اعمال کو اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے اور اُس سے بہتر بدلہ دیتا ہے۔ جس وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے اور انسان کو اپنے رب کی طرف سے اعمالِ صالحہ بجالانے کی توفیق حاصل ہوتی ہے اور پھر وہ اعمالِ صالحہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے حُسنِ قبول کا مقام پاتے ہیں تو اُس وقت فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ ہو ہی جاتے ہیں۔ جنت ہی کا دروازہ ہے جو اِس بات کا مستحق ہے کہ اس کے اندر وہ لوگ داخل ہوں جنہوں نے اللہ تعالےٰ کے فضل سے اعمالِ صالحہ کی توفیق پائی اور اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے اِن اعمالِ صالحہ کو قبول کیا۔

پس رمضان کے مہینے میں روزہ ہم پر اس لئے فرض نہیں کیا گیا کہ ہم تکلیف اُٹھائیں۔ اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ (بخاری کتاب الایمان باب الدّین یُسر)۔ اللہ کے دین یعنی دینِ اسلام میں کسی پر کوئی ایسی تنگی نہیں ڈالی گئی۔ جو اس کے جسمانی یا دیگر قویٰ کی نشو ونما میں روک بنے بلکہ سارا دین اور

دین کے سب احکام کی غرض

ہی یہی ہے کہ انسان سہولت سے اور آرام سے ارتقائی منازل طے کرتا ہُوا اللہ تعالیٰ کے قُرب کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرتا چلا جائے اور اس سے ہمیں یہ بھی پتہ لگا جیسا کہ دُوسری جگہ بھی اِس کی وضاحت ہے کہ صرف بھوکا اور پیاسا رہنا ہم پر فرض نہیں کیا گیا بلکہ صوم ہم پر فرض کیا گیا ہے اور ان دو میں بڑا فرق کیا ہے شریعتِ اسلامیہ نے۔ بھُوکا تو ایک غریب بھی رہتا ہے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں صائم نہیں ہوتا۔ بھُوکا تو ایک بیمار بھی رہتا ہے۔ ڈاکٹر اُسے کہتا ہے کہ تیری بیماری ایسی ہے کہ ۲۴ گھنٹے یا بعض دفعہ ۴۸ گھنٹے تیرے معدے میں غذا نہیں جانی چاہیئے لیکن خدا تعالےٰ کی نگاہ میں ایسا شخص صائم یعنی روزے دار نہیں ہوتا۔ بھُوکا تو وہ بھی رہتا ہے جو جنگل میں راہ گُم کر دیتا ہے اور کئی کئی دن تک اُسے کھانے کو نہیں ملتا لیکن وہ خدا تعالےٰ کی نگاہ میں صائم نہیں ہوتا۔ پس محض بھُوکا رہنا انسان کو روزہ دار نہیں بناتا بلکہ وہ بھُوکا رہنا اللہ تعالیٰ کو پیارا ہے جس میں انسان دو پہلو اختیار کرتا ہے۔ ایک شہوتِ نفس سے بچنے کا پہلو جو کہ ایک عام SYMBAL (سمبل) اور علامت ہے اور جس میں یہ سبق دیا گیا ہے کہ ہر قسم کی آفاتِ نفس سے بچنے کی کوشش کرو اور دُوسرے یہ کہ وہ لوگ جو اس لئے اللہ تعالیٰ کی مدد ہیں نے بھُوکے رکھے ہیں کہ وہ بھُوکے رہ کر اللہ تعالیٰ کی رضاء کو حاصل کریں ان کے پیٹ بھرنے کے لئے سعی اور کوشش کی جائے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دُوسرے اصول کے متعلق بھی ہمارے لئے اپنی زندگی میں ایک

بہترین اُسوہ اور کامل نمونہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائم کیا۔ چنانچہ حدیثوں میں آتا ہے:۔

"کان اجود بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیح المرسلة"

(بخاری کتاب الصوم باب اجود ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی رمضان)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ویسے بھی بڑے سخی تھے اور دُوسروں کو سُکھ پہنچانے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے لیکن رمضان کے مہینے میں تیز ہوائیں اپنی تیزی میں آپؐ کی سخاوت کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھیں۔ اس قدر جُود اور سخا پائی جاتی تھی۔ پھر صرف پیسے کی نہیں بلکہ دُوسروں کو خیر اور بھلائی پہنچانے کے لئے ایک سخاوت ہوتی ہے۔ سخی دِل انسان صرف اپنے مال یا اپنی دولت ہی سے دُوسرے کو فائدہ نہیں پہنچاتا بلکہ وہ اپنے اثر و رسوخ سے بھی دُوسروں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ وہ اپنے وقت سے بھی دوسروں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ وہ اپنی دُعاؤں سے بھی فائدہ پہنچا رہا ہوتا ہے۔ انسان اپنی اِس فطرتی سخاوت کا مختلف طُرق سے اظہار کر رہا ہوتا ہے۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہی سخی تھے لیکن رمضان کے مہینے میں آپؐ نے ہمیں یہ سبق دیا ہے کہ تمہیں بھُوکا اِس لئے نہیں رکھا گیا کہ تم بھُوک کی تکلیف اُٹھاؤ بلکہ

اصل مقصد یہ ہے

کہ دُوسروں کی بھلائی کے کام کرو، نیکی کے کام کرو اور دُوسروں کو سُکھ پہنچانے کی سعی کرو۔ اپنے پیسے سے بھی، اپنے اثر و رسوخ سے بھی اور اپنی دُعاؤں سے بھی۔

پس رمضان کے مہینے میں دن کے وقت شہوتِ نفس سے بچا جاتا ہے اور دُوسرے کھانے پینے کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ شہوتِ نفس سے بچنا اصولی طور پر ایک علامت ہے، ایک سبق ہے کہ ہر قسم کی آفاتِ نفس سے بچنا ضروری ہے۔ آپؐ نے فرمایا:۔

"مَنْ لَمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ لَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَ شَرَابَهٗ"

(بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور والعمل بہ)

یعنی جو شخص صداقت کو چھوڑ کر جھُوٹ اور زُور اور باطل کی باتیں کرتا اور باطل اصول ہی پر عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی حاجت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے اور شہوتِ نفس کو چھوڑ دے کیونکہ خدا تعالیٰ کو وہ مقبول نہیں ہوگا۔ صرف وہ ترک مقبول ہوگا جس کے نتیجہ میں انسان اِس حکمت اور اصول کو سمجھنے والا ہو جس حکمت اور اصول کا یہاں سبق دیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ نہ تو زبان ناپاکی اور گندگی کی راہوں کو اختیار کرے اور نہ جوارح باطل کے میدانوں میں کوشاں نظر آئیں بلکہ زبان پر حق و صداقت جاری ہو اور حق و صداقت کے چشمے انسان کے جوارح سے پھُوٹنے والے ہوں۔ تب خُدا تعالیٰ اِس وجہ سے کہ انسان نے

روزے کی حکمت کو سمجھا اور اس حکمت کے سمجھنے کے بعد اس نے وہ اعمال بجالائے جو خدا تعالیٰ کو پیارے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس پر رجوع برحمت ہوگا اور نجات اور جنّت کے دروازے آسمانوں پر کھولے جائیں گے اور قُرب کی راہوں پر چلنا اس کیلئے آسان ہو جائیگا۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینے میں

قیام اللیل

کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ آپؐ نے فرمایا:۔

"مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ" (بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان)

یعنی جو شخص راتوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی حمد کے لئے اور اس کے بندوں کے لئے دُعائیں کرتے ہوئے جاگتا اور شب بیداری اختیار کرتا ہے اس لئے کہ وہ ایمان کے تقاضوں کو پُورا کرنے والا ہو اور اس لئے کہ جب وہ اس دنیا میں ایمان کے تقاضوں کو پُورا کرے تو اللہ تعالیٰ سے یہ اُمید رکھے کہ وہ ان کوششوں کو قبول کرے گا اور اس کے نتیجہ میں اس کو آخرت کی نعماء ملیں گی۔ جو ایسا کرے گا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ جو کوتاہیاں اور غفلتیں اس سے ہو چکی ہوں گی، اللہ تعالیٰ اپنی صفتِ رحیمیت کے جوش میں ان کوتاہیوں کو ڈھانپ لے گا اور کوئی جزائے بد جس کا وہ دُوسری صورت میں مستحق ہوتا، وہ اسے نہیں ملے گی۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص رمضان کے مہینے میں کثرت سے تلاوتِ قرآن کریم کرتا ہے اُس کا بھی اُسے ثواب ملتا ہے۔

کثرتِ تلاوت قُرآن کریم

کا ثواب بھی اور دُوسرے ثواب بھی محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ملتے ہیں۔ جب انسان اس فضل کو جذب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آتی ہے اور اس طرح جب اللہ تعالیٰ کے رحیم ہونے کی صفت جوش میں آتی ہے تب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اپنی رضاء کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اُسے جزاء دیتا ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت نیکی تو ہے لیکن صرف اسی صورت میں کہ شرائط پوری ہوں۔ قرآن کریم کی تلاوت تو عیسائی بھی کرتے ہیں مگر وہ اس کی تلاوت اس نیت سے کرتے ہیں کہ قرآن کریم پر اعتراض کریں۔ قرآن کریم کی تلاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی کیا کرتے تھے مگر آپؐ نے اس پاک ترین نیت کے ساتھ تلاوت کی کہ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ فضل آپؐ پر نازل ہوا۔ پس کثرتِ تلاوتِ قرآن کریم ضروری ہے لیکن اس کے ساتھ خلوصِ نیت بھی نہایت ہی ضروری ہے۔ اس کے بغیر تلاوت کی جو نعمتیں ہیں یا قرآن کریم کی جو نعمتیں ہیں وہ انسان کو حاصل نہیں ہو سکتیں۔ اس کے لئے

بڑی جدّ وجہد کی ضرورت ہے

اور یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی چاہیئے کہ قرآنِ کریم کے فیوض سے انسان تبھی حصّہ وافر لے سکتا ہے جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحیمیت کو جوش میں لائے۔ اسی لئے رمضان کے مہینے میں کثرتِ تلاوت پر زور دیا گیا ہے۔ حالانکہ اور بہت سی رُوحانی مشقتیں (اگر دُنیا کا محاورہ استعمال کیا جائے) اس پر ڈالی گئی تھیں۔ دن کو بھوکا پیاسا رہنا اور پابندیاں سہنا اور پھر لوگوں کا خیال رکھنا اور پھر یہ بھی دیکھنا کہ دُوسروں کے دُکھوں کو دُور کرنے کیلئے رمضان کے دنوں میں اسے باہر جانا پڑے گا اور اسے جانا چاہیئے۔ اگر اس نے روزے کا حق ادا کرنا ہے۔ پھر رات کے نوافل ہیں۔ لیکن ان ساری چیزوں کے باوجود مثلاً قرآن کریم کی اس تلاوت اگر خود قاری ہو۔ یا اس سماع کے علاوہ وہ اگر خود قاری نہ ہو تو تراویح پڑھ رہا ہو اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ قرآنِ کریم کی کثرت سے تلاوت کی جائے۔

ہمارے بزرگ محدّثین

بعض علم حدیث کے جو علماء تھے وہ تو رمضان کے مہینے میں اپنی حدیث کی کتب کے مسودات اور پوتھیاں وغیرہ کو بند کر دیتے تھے اور صرف قرآن کریم کو ہاتھ میں پکڑ لیتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد یہ ہے کہ رمضان میں قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کی جائے۔ دُوسرے بزرگ صحابہؓ بھی بڑی کثرت سے تلاوت کرتے تھے۔ بعض تو تین دن کے اندر سارے قرآن کریم کو ختم کر لیتے تھے۔ لیکن مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگوں کو تین دن میں ختم کرنے کا ویسے ہی شوق ہوتا ہے کہ ہم نے قرآن کریم کو تین دن میں ختم کر لیا۔ دراصل اس طرح جلدی جلدی سمجھے بغیر تین دن میں قرآن کریم کو ختم کرنا ثواب نہیں ہے۔ البتہ قرآن کریم پر جو شخص عبور رکھتا ہے وہ اگر قرآن کریم جلدی پڑھتا جائے تب بھی چونکہ اُس نے قرآنِ کریم کو کثرت سے پڑھا ہوا ہوتا ہے اس لئے سارے معانی اُس کو یاد آنے شروع ہو جاتے ہیں اور نئے معانی پر اُس کا ذہن اللہ تعالیٰ کے فضل سے عبور حاصل کرتا چلا جاتا ہے۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ اس طرح تین دن کے اندر قرآن کریم کو پڑھ لیا۔ لیکن جس شخص کو معمولی ترجمہ آتا ہے اگر وہ ریل گاڑی کی طرح تین دن میں قرآن کریم کو ختم کرنا چاہے تو یہ اس کے لئے ثواب کا کام نہیں ہے۔ قرآن کریم کوئی ٹونہ یا تعویذ یا جادو نہیں ہے۔ قرآن کریم تو حکمت اور انوار سے پُر اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی کتاب ہے جس کے علوم سے حصہ لینا چاہیئے نہ یہ کہ محض جلدی جلدی تلاوت کر لی جائے جو دُوسروں کو کیا خود اپنے آپ کو بھی سمجھ نہ آئے۔ پس اگر انسان پُورے غور سے اور پُوری طرح سمجھتے ہُوئے قرآن کریم پڑھ سکتا ہے تو پھر جتنی تیزی سے وہ چاہے پڑھے اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص صرف ایک سیپارہ غور سے پڑھ سکتا ہے تو اُسکو ڈیڑھ سیپارہ نہیں پڑھنا چاہیئے اور مَیں سمجھتا ہوں اگر کوئی ایسا شخص ہو اور ضرور ایسے ہونگے جن کو شروع سے پڑھنے کی توفیق نہیں مل سکی۔ ہم نے کئی ایک کو تعلیم بالغان کے ذریعہ قرآن کریم پڑھوایا ہے جس طرح مثلاً اب بھی ہم تاکید کر رہے ہیں کہ قرآن کریم کو اسکے ترجمہ کے ساتھ لوگوں کو پڑھایا جائے۔ اگر کوئی آدمی صرف ایک سیپارے کا چوتھائی حصّہ غور سے پڑھ سکتا ہے تو اُس کو آدھا سیپارہ نہیں پڑھنا چاہیئے۔ کیونکہ ہم نے ایسا نہیں کرنا کہ ایک چکّر بنایا اور اس کو چکّر دے کر کہہ دیا کہ ایک کروڑ دفعہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی حمد یا اس کی تسبیح بیان کر دی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآنِ کریم کو پُورے غور سے پڑھنا

اور اس نیّت کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکے سمجھنے کی توفیق دے اور پھر اللہ تعالیٰ

اس بات کی بھی توفیق دے کہ ہم اس پر عمل کرنے والے ہوں۔ تب تلاوتِ قرآن کریم کا فائدہ ہے اور تب اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحیمیت کے جلوے انسان دیکھتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے رحیم ہونے کی صفت کے ساتھ ماہ رمضان کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ اس سلسلہ میں بہت سی باتیں مجھے چھوڑنی پڑیں گی۔ چند باتیں جو میں اس وقت بیان کرنا چاہتا ہوں۔ ان میں تلاوتِ قرآن کریم کی کثرت بھی ہے۔ تلاوتِ قرآن مجید کا خدا تعالیٰ کی صفتِ رحیمیت سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رحم کا ایک پہلو اس کی صفت رحیمیت کی وجہ سے جوش میں آتا ہے اور قرآن کریم کے فیوض سے وہی شخص مستفیض ہو سکتا ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت جوش میں آتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے متعلق فرمایا ہے:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"کسی فردِ انسانی کا کلام الٰہی کے فیض سے فی الحقیقت مستفیض ہو جانا اور اس کی برکات اور انوار سے متمتع ہو کر منزل المقصود تک پہنچنا اور اپنی سعی و کوشش کے ثمرہ کو حاصل کرنا یہ صفتِ رحیمیت کی تائید سے وقوع میں آتا ہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۳۵۲ طبع چہارم حاشیہ نمبر ۱۱)

پس قرآن کریم پر غور کرنا اور یہ عہد اور یہ نیت کرنا کہ ہم اس کے احکام پر عمل کریں گے اور پھر عملاً سعی اور کوشش کرنا یہ ساری کی ساری چیزیں اسی وقت ثمر آور ہوتی ہیں جب انسان اللہ تعالیٰ ہی کے فضل سے اس کی صفت رحیمیت کو جوش میں لاتا ہے اور

صفتِ رحیمیت کی برکت

کلام الٰہی سیکھتا ہے۔

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ فرمایا ہے وہ قرآن کریم کی کسی نہ کسی آیت کی تفسیر ہی ہے اس لئے آپ کی اس عبارت کی رو سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ میرے کلام کو، اس کلام عظیم یعنی اس قرآن کریم کو جو

نورِ محض کے چشمہ سے

ہمارے لئے نورِ محض بن کر نکلا ہے اس سے تم حقیقی فائدہ صرف اسی صورت میں اٹھا سکتے ہو اور اس کی برکات اور اس کے انوار تمہیں صرف اسی صورت میں حاصل ہو سکتے ہیں کہ تم اس کو غور سے پڑھو۔ قرآن کریم کے یہ برکات اور یہ انوار جن سے ہم نے متمتع ہونا ہے یہ فی ذاتہا ہمارا مقصود نہیں بلکہ یہ ذریعہ ہیں ایک اور مقصد کے حاصل کرنے کا اور یہ مقصد قربِ الٰہی کا حصول ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم قرآن کریم کے فیوض اور برکات اور اس کے انوار سے متمتع ہونے کے بعد قربِ الٰہی کو صرف اس صورت میں حاصل کر سکتے ہو کہ خدائے رحیم کی رحمت جوش میں آئے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کو جوش میں لانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ:

"جس قدر کسی کے دل میں خلوص اور صدق پیدا ہو جاتا ہے جس قدر کوئی جد و جہد سے متابعت اختیار کرتا ہے اسی قدر کلام الٰہی کی تاثیر اس کے دل پر ہوتی ہے اور اسی قدر وہ اس کے انوار سے متمتع ہوتا ہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۳۵۲ طبع چہارم حاشیہ نمبر ۱۱)

پس اس کے لئے

کوشش اور مجاہدہ کی ضرورت

ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ کوشش اور مجاہدہ پانچ جہتوں سے محفوظ کر کے ماہِ رمضان میں رکھا ہے .... یعنی ایک یہ کہ روزہ رکھنا جس کے معنے ہیں کہ نفسانی خواہشات سے پوری مستعدی اور پوری بیداری اور جوش کے ساتھ محفوظ رہنے کی کوشش کرنا اور جو اعمال صالحہ ہیں جن کو قرآن کریم نے بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے اور جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا فضل جوش مارتا ہے اور انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ یہ اعمال صالحہ کا بجا لانا اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کرنا۔ تلاوتِ قرآن کریم اور قیام اللیل کے ساتھ میں تلاوتِ قرآن کریم اسلئے کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق تھا کہ اگر کسی جگہ کوئی ایسی بات آتی یا کوئی ایسا مضمون ہوتا جس سے خدا تعالیٰ کی بزرگی اور اس کی بڑائی اور اس کی رفعت ثابت ہوتی تو آپ اللہ تعالیٰ کی حمد میں لگ جاتے اور جس وقت وہ جگہ سامنے آتی جہاں خدا تعالیٰ کے غضب اور اس کے قہر کا بیان ہوتا تو آپ استغفار میں لگ جاتے دراصل قرآن کریم کی تلاوت کا یہی طریق ہونا چاہیئے۔

پس رمضان میں ان ساری چیزوں کو اکٹھا کیا گیا ہے اور عبادات کا یہ مجموعہ

عظیم مجاہدہ اور عظیم کوشش

ہے اور یہ ایک ایسی کوشش ہے جس نے اس کے دن اور رات کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ ایسی کوشش ہے جس میں نفس کے حقوق کی ادائیگی کا بھی خیال رکھا گیا ہے اور دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ تزکیہ نفس اور طہارت قلب کی طرف بہت توجہ کی گئی ہے اور ہر شخص کو سکھ پہنچانے اور ہر سکھ کو دکھوں سے محفوظ رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اور یہ مختلف کوششیں جن کا تعلق دن سے بھی ہے اور رات سے بھی جن کا تعلق ایثار اور قربانی سے بھی ہے یعنی شہوت سے بچنا اور کھانے پینے کو چھوڑنا اور جن کا تعلق مستعدی اور عزم و ہمت کے ساتھ غیروں سے حسن سلوک سے پیش آنے سے بھی ہے۔ پھر ان کا تعلق حقوق اللہ سے بھی ہے یعنی قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کرنا اور اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی ثناء اور اس کی تسبیح کو کثرت سے بیان کرنا اسی طرح انکا مجموعی طور پر حقوق العباد سے بھی تعلق ہے۔ پس قریباً تمام عبادات کے متعلق اصولی طور پر اس میں اشارہ کر دیا گیا ہے۔ پس رمضان میں انسان خدا کی راہ میں گویا اپنی جد و جہد کو اس کے کمال تک پہنچا دیتا ہے اور جس وقت انسان اپنی کوشش کو اس کے کمال تک پہنچاتا ہے۔ اس وقت اگر اللہ تعالیٰ کا فضل جو دراصل اس کی رحیمیت کا فضل ہے جوش میں آئے تو اللہ تعالیٰ اس کو جزا دیتا ہے اور جس وقت اللہ تعالیٰ اپنی صفت رحیمیت کے ماتحت کسی سے سلوک کرنا چاہتا ہے تو صرف اس کی کوشش ہی کی جزا نہیں دیتا بلکہ ایک تو اس کا فضل یہیں اس طرف نظر آتا ہے کہ انسان بہرحال کمزور ہے وہ کوشش تو کرتا ہے لیکن اس کوشش میں بہت سے نقائص رہ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا

صفتِ رحیمیت کے نتیجہ میں

ان نقائص کو دور کرتا اور انسان کے اعمال کو ضائع ہونے سے بچا لیتا ہے دوسرے یہ ہے کہ انسان کوشش کرتا ہے لیکن اس کی کوشش اپنے کمال کو نہیں پہنچ سکتی پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحیمیت سے اس کو سہارا دیتا ہے اور اسکی کوشش کو کمال تک پہنچا دیتا ہے پس نقص کوئی نہ رہا اور کمال تک پہنچا دیا اور یہ دونوں چیزیں اللہ تعالیٰ کی رحیمیت سے انسان کو حاصل ہوتی ہیں انسان کی اپنی کوشش سے حاصل نہیں ہوتیں کیونکہ انسانی کوشش کسی صورت میں بھی نقص سے خالی نہیں ہو سکتی اللہ تعالیٰ ہی کی ایک ذات ہے جس کے اندر کوئی عیب نہیں انسان نہ تو بے عیب ہے اور نہ اس کی کوئی کوشش مکمل اور غیر ناقص ہے انسان کی کوشش کا نقص سے پاک ہونا ناممکن ہے البتہ انسان کے نیچے پُرخلوص کوشش کے نقص کو اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے انسان کی کوئی ایسی کوشش نہیں ہو سکتی جو سو فی صدی کمال کو پہنچنے والی ہو پس جہاں انسانی کوشش میں کوئی نقص ہوتا ہے خدا تعالیٰ کی رحیمیت اس نقص کو دور کر دیتی ہے یا جہاں کوشش ادھوری ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی رحیمیت اس کو کمال تک پہنچا دیتی ہے اور جب تک اللہ تعالیٰ کا یہ فضل شامل حال نہ ہو انسان نجات کو حاصل نہیں کر سکتا اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

نجات اسی کی ہوگی

جو خدا تعالیٰ کے فضل کو حاصل کریگا کوئی شخص اپنی کوشش کے نتیجہ میں یا اپنی تدبیر کے نتیجہ میں اپنے کسی کام کو مکمل اور بے عیب اور غیر ناقص نہیں بنا سکتا اس کی کوشش سو فی صدی مکمل ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ غفلت سے اونگھ سے اور نیند سے تو اللہ تعالیٰ کی ہی ذات پاک ہے انسان پر تو غفلت اور اونگھ اور نیند طاری ہو جاتی ہے اور یہ اونگھ اور نیند ہمیں یہی سکھاتی ہے کہ جس طرح جسمانی طور پر اونگھ اور نیند ہے اسی طرح روحانی طور پر بھی انسان پر اونگھ اور نیند کے زمانے آجاتے ہیں پس جب کہ انسانی کوششوں پر اونگھ اور نیند کا زمانہ آتا ہے وہ مکمل کیسے ہو سکتی ہے وہ مکمل ہو ہی نہیں سکتی اور یہ ایک بڑی واضح اور موٹی بات ہے کہ جب تک کوئی کام اپنے کمال کو نہ پہنچے اس کی حاصل ہی نہیں سکتی مثلاً جو شخص ۱۰۰ میل پیدل چلنے کے بعد ربوہ سے ایک میل کے فاصلہ پر آکر تھک کر بیٹھ گیا وہ ربوہ نہیں پہنچ سکتا کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ایک سو ایک میل کا سفر تھا سو میل طے کر لئے اب یہ سمجھ لیا جائے کہ یہ ربوہ پہنچ گیا یہ کیسے سمجھ لیا جائے عقل اس کو تسلیم نہیں کرتی اس لئے کہ جب تک کوشش مکمل نہ ہو اس وقت تک نیک نتیجہ یعنی ثمرہ نکل نہیں سکتا جو نکلنا چاہیئے اور اگر کوئی شخص ایک سو ایک میل کا مثلاً سفر کر سکتا ہے لیکن راستے میں بھٹک گیا اور اس نقص کی وجہ سے ادھر ادھر بہتا چلا گیا اور اس میں طاقت بھی ایک سو ایک میل کا سفر کرنے کی تھی لیکن ایک سو ایک میل کا سفر طے کرنے کی کوشش کے باوجود اپنے اس نقص کی وجہ سے ربوہ نہیں پہنچ سکا۔ پس اگر ایسا نقص ہو تو اللہ تعالیٰ اس نقص کو دور کر دیتا ہے اور جب کوشش ناتمام ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے فضل سے تمام اور کامل کر دیتا ہے اس کو اپنے فضل سے مکمل کر دیتا ہے اس کی مدد کرتا ہے پس جب تک خدا تعالیٰ کی مدد انسان کے شامل نہیں ہوتی اس وقت تک اس کو اپنی کوشش کا ثمرہ نہیں مل سکتا اور ہماری عقل بھی یہی تسلیم کرتی ہے کہ اس کو کوئی ثمرہ نہیں ملے گا۔ غرض

نجات کیلئے اللہ تعالیٰ کا فضل ضروری ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر نجات ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ انسان کا کوئی عمل ایسا نہیں جو ناقص نہ ہو اور کوئی عمل ایسا نہیں جو ادھورا نہ ہو انسان کا عمل سو فی صدی مکمل نہیں ہو سکتا۔ اس نقص کو دور کرنے والا اس کمی کو پورا کرنے والا اس ادھورے پن کو مکمل کرنے والا در اصل اللہ تعالیٰ ہی کا فضل ہوتا ہے اسلئے جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو انسان کو نجات نہیں مل سکتی اور اللہ تعالیٰ نے رمضان کے مہینے میں مختلف قسم کی کوششوں اور مجاہدات کو اکٹھا کر دیا ہے جسم کا مجاہدہ ہے زبان کا مجاہدہ ہے اعمال کا مجاہدہ ہے خدا تعالیٰ کی یاد میں اوقات بسر کرنے کا مجاہدہ ہے قرآن کریم پر کثرت سے غور اور فکر اور تدبر کرنے کا مجاہدہ ہے اور بھی بہت سے مجاہدات اکٹھے کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دعا کیا کرو دعائیں کرنا بھی ایک مجاہدہ ہے میں نے ابھی نوافل کے متعلق بتایا تھا وہ بھی دعائیں کرنے کے لئے ہوتے ہیں یعنی سب کوششوں کے بعد خدا تعالیٰ سے یہ دعا کرنا کہ اے خدا ہم نے اپنی طرف سے اپنی سی کوشش کر لی لیکن ہم جانتے ہیں کہ ہماری کوشش ناقص ہے اور ہم نے پورا زور لگایا لیکن ہم مانتے ہیں کہ ہم پورا زور لگائیں تب بھی وہ بات نہیں بنتی اور ہم منزل مقصود تک پہنچ نہیں سکتے۔ اسلئے ہم تیرے حضور عاجزانہ طور پر جھکتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد کے طالب ہوتے ہیں اے رحیم خدا ہم پر رحم فرما اور ہماری کوششوں اور سعی اور خلوص نیت میں اگر کوئی نقص ہے تو اس کو دور کر دے۔ اگر کوئی کمی ہے تو اس کو پورا کر دے ہماری کوششیں ادھوری ہیں۔ ہم انسان ہیں ہماری کوششوں کے کمال تک پہنچنے کے لئے جس چیز کی ضرورت ہے وہ اپنے رحم سے مہیا فرما۔ اے ہمارے ربّ رحیم! ہماری کوششوں کا وہ نتیجہ نکال جو ہمارے لئے جنت اور قرب اور رضا کے حصول کا باعث بنے اور ہم تیرے محبوب بن جائیں جس طرح کہ ہم سمجھتے ہیں کہ اس وقت ہم تیرے عاشق اور عاجز بندے ہیں اور جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم تجھ ہی میں فنا ہو جانے کی ہمیشہ کوشش کرتے ہیں۔

پس [illegible] اس ماہ میں ہم نے خدا اور اس کے رسولؐ کے حکم سے بہت سی کوششیں کی ہیں

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے

کہ وہ آپ کو بھی اور مجھے بھی ان کوششوں کو صحیح طور پر اپنی اپنی استعداد کے مطابق کمال تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اے خدا اے رحیم خدا! ہم جانتے ہیں کہ اگر تیرا رحم ہمارے نقص کو دور نہ کرے، اگر تیری رحیمیت ہماری کوشش کو آخری مقصود تک پہنچانے میں اس کا سہارا نہ بنے تو ہماری کوششوں کے باوجود ہم اپنی منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتے۔ پس ہمارے لئے اپنی رحمت کو جوش میں لا اور ہمیں وہ تمام نعمتیں اور انوار و برکات وافر طور پر عطا فرما جن کا تعلق تیرے اس پاک ماہ رمضان سے ہے۔ اللّٰھم آمین

(الفضل ۲۴ر اکتوبر ۱۹۷۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس -/۴۰ روپے نورِ نظر اولادِ نرینہ کے لئے کورس -/۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ۔ فون ۵۲۸

اعلان گمشدہ

خاکسار کا لڑکا رضی الدین بعمر ۲۸ سال جو کافی عرصہ سے بیمار ہے یکم ستمبر کو گھر سے بغیر اطلاع دیئے کہیں چلا گیا ہے۔ حلیہ یہ ہے:۔ رنگ گندمی۔ قد درمیانہ۔ کاسنی رنگ شلوار قمیص پہنے ہوئے ہے۔ پاؤں میں چپل ہے۔ سر ننگا ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس کا علم ہو تو فوراً مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ اگر وہ خود پڑھے تو فوراً واپس آ جائے۔ گھر والے سخت پریشان ہیں۔

قاضی رشید الدین معرفت حکیم خورشید احمد صاحب گولبازار ربوہ

پتہ ۲۔ قاضی رشید الدین شیزان انٹرنیشنل کمپنی لمیٹڈ۔ بند روڈ۔ لاہور

ماہنامہ مصباح

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا قدیم آرگن۔ دینی، اخلاقی اور علمی مضامین کا بہترین مرقع۔ خواتینِ جماعت کی علمی اور قلمی دلچسپیوں کا مرکز۔ ...... اس ماہنامہ کی توسیع اشاعت اور قلمی معاونت آپ کا ملی فریضہ ہے۔ خریداری بڑھا کر قیمتی اشتہارات کے حصول کے ذریعہ اس کی مالی مدد کیجئے۔ بابرکت تحریک اور اعانت خاص میں خود بھی حصہ لیجئے اور دوسری بہنوں کو بھی تلقین کیجئے۔ بہترین تعاون کے لئے ادارہ مصباح آپ کا بے حد شکر گزار ہے۔

(مدیرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواستِ دعا

میری بہن عزیزہ امۃ الجمیل عرصہ سے بیمار ہے احباب سے صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

حمید اللہ
کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ

ماہنامہ
انصار اللہ

ایک علمی، ادبی اور تربیتی رسالہ ہے۔ مجلس انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ اس کی خریداری قبول کرے نیز اس کی توسیع اشاعت میں کوشاں ہو۔

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

سوتی و ریشمی کپڑے کی معیاری دوکان
احمد کلاتھ سٹورز فون ۵۶۸ گولبازار

ہمارے ہاں ہر قسم کا کپڑا ریشمی فلیٹ۔ وائل کریپ۔ ساٹن۔ ڈٹش سادہ و پرنٹڈ۔ نیز سوفینی۔ پولی وی۔ اعلیٰ قسم کا کاٹن۔ ٹیٹرون اور پردہ کلاتھ خوشنما ڈیزائنوں میں خریدنے کے لئے خصوصی رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔

پروپرائٹر:۔ نبی احمد باجوہ احمد کلاتھ سٹورز۔ گولبازار ربوہ

ربوہ کے دو مشہور تحفے

ہاضموں پیٹ کی تمام بیماریوں کیلئے اکسیر اعظم قیمت فی شیشی چھوٹی ۲ روپے بڑی چار روپے۔ نمونہ پیکٹ ۲۵ پیسے

خارش توڑ مسیحائی مرہم

خارش۔ دھدر۔ چنبل۔ اگزیما وغیرہ جلدی امراض کا مجرب علاج۔

قیمت فی ڈبیہ چھوٹی سوا روپیہ ۱-۲۵ بڑی ۲-۵۰

تیار کردہ:۔ نصرت کیمیکل ورکس گولبازار ربوہ
بالمقابل ایوانِ محمود

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ **تحریکِ جدید** ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کیلئے دیں۔ سالانہ چندہ -/۵ روپے۔

(مینجنگ ایڈیٹر)

ہر قسم کا سامانِ سائنس و ہاجیہ تر خول پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۱۵
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

ماہنامہ **خالد** ربوہ

ماہنامہ خالد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان ہے۔ اس میں آپ قرآنی تعلیمات، احادیث، ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، خلفاء حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے ارشادات، تاریخی واقعات، سیرت صحابہؓ اور بزرگانِ سلف۔ علمائے جماعت کے اخلاقی، تربیتی اور علمی مضامین۔ ادب، سائنس، زراعت، شکاریات، سیاحت وغیرہ سے متعلق معلوماتی مضامین۔ جماعت کی تبلیغی مساعی، سوال و جواب۔ شعرائے جماعت اور خدام بھائیوں کا منظوم کلام۔ خدام بھائیوں کے اپنے مضامین۔ مجالس خدام الاحمدیہ کی خصوصی مساعی اور خبریں اور اہم مرکزی اعلانات پائیں گے۔ کیا آپ اپنے اس رسالہ کے خریدار ہیں؟ اگر خریدار نہیں تو ابھی مبلغ -/۱۰ روپے سال کے بارہ پرچوں کی قیمت بذریعہ منی آرڈر مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ کے نام بھجوا کر اپنے نام اس شاندار رسالہ کا اجراء کروا کر استفادہ فرمائیں۔ (مینیجر ماہنامہ "خالد" ربوہ)

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ **الفرقان** ربوہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں جس کے ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب ہیں۔

سالانہ چندہ -/۱۰ روپے

(مینیجر)

• شہزین
• شہزین
• شہزین
مرض اٹھرا کی مؤثر ترین دوا
حکیم نظام جان اینڈ سنز
• چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۲۸۴۴
• بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ۔ فون ۶۲۸
ٹنڈو محمد خان

حبوب مفید اٹھرا مرضِ اٹھرا کا شافی علاج مکمل کورس -/۲۲ روپے اکسیر اولادِ نرینہ اولادِ نرینہ کے لئے قیمت -/۲۵ روپے زوجام عشرت طاقت کی دوا قیمت -/۱۰ روپے ناصر دواخانہ ربوہ۔ فون ۵۳۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے ذریعہ اکناف عالم میں اشاعت اسلام

جماعتہائے احمدیہ سندھ میں سلائیڈز لیکچر

جماعت احمدیہ ممالک بیرون میں کس طرح اسلام کی اشاعت میں مصروف ہے۔ اسکے متعدد ایمان افروز نظارے سلائیڈز اور تعارفی لیکچر کے ذریعہ ماہ جولائی میں سندھ کی حسب ذیل جماعتوں میں دکھانے کا اہتمام کیا گیا۔

(۱) کرونڈی ضلع خیرپور (۲) رحمٰن آباد ضلع نواب شاہ (۳) جمال پور ضلع خیرپور (۴) نواب شاہ شہر (۵) محمود آباد ضلع تھرپارکر (۶) پھیرو چیچی (۷) کنری ضلع تھرپارکر (۸) ناصر آباد ضلع تھرپارکر (۹) نواز آباد ضلع حیدرآباد (۱۰) احمد پور ضلع سانگھڑ (۱۱) گوٹھ شریف خان ضلع نواب شاہ۔ ان مقامات پر جلسوں میں چیدہ چیدہ مساجد، تعلیمی ادارے، ہسپتال، اخبار و رسائل اور تراجم قرآن مجید کے نمونے سلائیڈز کے ذریعہ دکھائے گئے جن کے ساتھ ساتھ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول نے تعارفی لیکچر میں بتایا کہ یہ جملہ ذرائع بیرونی ملکوں میں تبلیغ اسلام کے لئے بڑے مفید اور موثر ثابت ہو رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے مبشرین دن رات ان ذرائع کو اختیار کرتے ہوئے تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں۔

ہر مقام پر بفضل خدا حاضری خوشکن رہی۔ نصف سے زائد غیر از جماعت کی تعداد رہتی تھی جو ان ایمان افروز نظاروں سے اتنے متاثر ہوتے تھے کہ بے ساختہ کہہ اٹھتے تھے کہ جماعت احمدیہ صحیح معنوں میں اسلام کی خدمت کر رہی ہے۔ ان جلسوں میں شمولیت کے باعث اکثر غیر از جماعت دوستوں کی متعدد غلط فہمیاں دور ہو گئیں۔ تبلیغی اعتبار اس قسم کے خوشکن نتائج کے علاوہ بفضل خدا اشاعت اسلام کے لئے مالی اعتبار سے بھی یہ تقریبات بڑی سود مند رہیں۔ مجموعی طور پر سندھ کی جماعتوں کے مخلصین نے اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کے حضور تیس ہزار روپے کے قریب اپنی مالی قربانی میں اضافہ پیش کیا جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(انسپکٹر تحریک جدید جماعتہائے احمدیہ سندھ)

نمائندہ الفضل سے تعاون کرنیوالے مخلص احباب

(۳)

ہم نے الفضل کی ایک قریبی اشاعت میں بعض ایسے احباب کے نام شائع کئے ہیں جنہوں نے نمائندہ "الفضل" مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی سے مل کر دیگر احباب کو الفضل کے خریدار بننے کی تحریک فرمائی ہے۔ آج ہم مزید احباب کے نام شائع کر رہے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان مخلصین کو آئندہ بھی دینی تحریکات میں نمایاں حصہ لینے کی توفیق بخشے اور ان کے اخلاص میں اور بھی برکت ڈالے۔ آمین۔

۱۔ مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب باجوہ افسر مال کالونی ضلع ساہیوال
۲۔ " ہدایت اللہ صاحب شاد انسپکٹر بیت المال ڈاہرانوالہ
۳۔ " خالد احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر منظور احمد صاحب فورٹ عباس
۴۔ " چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ چک $\frac{478}{H-R}$ ضلع بہاولنگر
۵۔ " مولوی محمد عبداللہ صاحب امام الصلوٰۃ چک $\frac{327}{H-R}$ "
۶۔ " چوہدری نذیر احمد صاحب سابق ایکس۔ای۔این صدر جماعت بہاولپور
۷۔ " بشیر احمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع بہاولپور
۸۔ " کیپٹن ڈاکٹر مبارک احمد صاحب بہاولپور
۹۔ " رانا مبارک احمد صاحب ایس۔ڈی۔او بہاولپور
۱۰۔ " حکیم محمد فضل صاحب فاروق اوچ شریف
۱۱۔ " ماسٹر عبدالعزیز صاحب امیر جماعت احمدیہ علی پور ضلع مظفرگڑھ
۱۲۔ " مولوی خان نصیر احمد خان صاحب سابق مبلغ مغربی افریقہ و لبنان حال مقیم علی پور
۱۳۔ " ماسٹر عبدالسمیع صاحب بی۔اے علی پور ضلع مظفرگڑھ

(مینیجر الفضل)

زکوٰۃ اور ماہ رمضان المبارک

ادائیگی زکوٰۃ کے لئے اگرچہ کسی خاص مہینے کی تخصیص نہیں ہے جس مال کو جمع ہوئے ایک سال کا عرصہ گزر جائے اس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے تاہم بعض صاحب نصاب دوست برکت و ثواب کے حصول کے لئے رمضان المبارک میں زکوٰۃ کی ادائیگی فرماتے ہیں۔ ایسے مخلص اور ایثار پیشہ احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ رمضان المبارک اپنے تمام تر فیوض و برکات کے ساتھ آچکا ہے اس لئے اپنی واجب الادا زکوٰۃ جلد ادا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں شب و روز برکت پیدا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

تقرر عہدیداران

للجمعیۃ العلمیۃ سال ۷۶-۱۹۷۵ء جامعہ احمدیہ ربوہ

مکرم محترم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ نے الجمعیۃ العلمیۃ سال ۷۶-۱۹۷۵ء کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تقرر بابرکت فرمائے اور عہدیداران کو بہتر رنگ میں کام کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

۱۔ نائب الرئیس	مکرم شیخ محمد نعیم صاحب	درجہ خامسہ
۲۔ الامین	" حافظ مظفر احمد صاحب	درجہ رابعہ
۳۔ نائب الامین الاول	" صفدر حسین صاحب عباسی	درجہ ثالثہ
۴۔ نائب الامین الثانی	" میر عبدالباسط صاحب	درجہ ثانیہ
۵۔ مساعد التحریر	" ہادی علی صاحب	درجہ خامسہ

(الرئیس للجمعیۃ العلمیۃ)

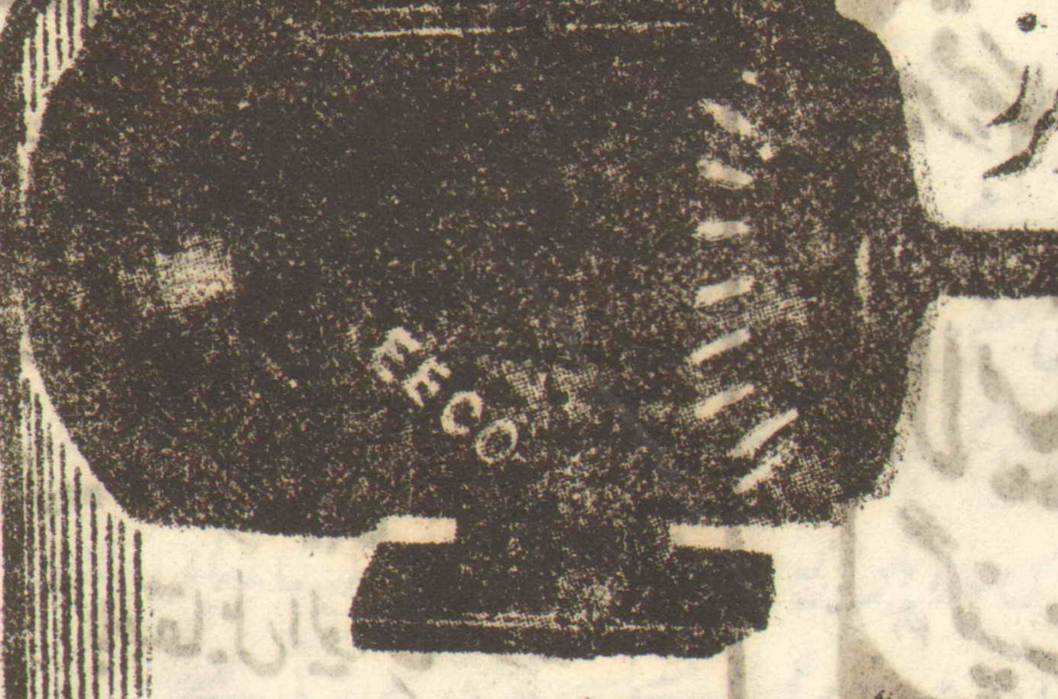

ایکو الیکٹرک موٹرز
½ تا ۱۵
ہارس پاور
تھری فیز
امپورٹڈ میٹریل سے تیار کردہ۔ گارنٹی شدہ۔ خوبصورت۔ صنعتی و زرعی ضروریات کے لیے
قیمت مناسب۔ ڈیلرشپ کے لئے رجوع کریں
ایورسٹ الیکٹریکل کمپنی (EECO) سیالکوٹ روڈ۔ گوجرانوالہ۔ فون نمبر ۲۶۶۵

درخواست دعا

گزشتہ دنوں خاکسار کا ہرنیا کا اپریشن ہوا تھا جو احباب جماعت کی پرخلوص دعا کی بدولت کامیاب رہا لیکن اپریشن کے پندرہ روز بعد ایک نئی شکایت پیدا ہو گئی ہے جس کی وجہ سے میں چلنے پھرنے سے معذور ہو گیا ہوں۔ احباب سے کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالرحیم یونس آف چٹاگانگ۔ کراچی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جبوب اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے کورس -/۲۴ روپے
دوائی فضل الٰہی — اولاد نرینہ کے لئے کورس -/۲۵ روپے
زدجام عشق — طاقت کی جنرل ٹانک کورس -/۲۵ روپے
دواخانہ خدمت خلق ربوہ